REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۲ فتح ۱۳۳۸ ہش | ۲۲ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۰۱

قومی فلاح کی خاطر مذہبی، علاقائی اور نسلی تعصب سے بالاتر رہنا ضروری ہے

چنیوٹ کے عظیم الشان پبلک جلسے سے فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا خطاب

چنیوٹ۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ قومی فلاح کی خاطر مذہبی۔ علاقائی اور نسلی تعصب سے بالاتر رہنا ضروری ہے۔ آپ نے عوام کو تلقین کی کہ وہ کبھی اس چکر میں نہ پڑیں کہ فلاں ارائیں ہے یا جاٹ ہے یا اور کسی قوم یا فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ یہ دیکھیں کہ کون اچھا پاکستانی ہے۔ اور قوم و ملک کے لئے کون اچھا کام کر سکتا ہے۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ۱۹ دسمبر کو سرگودھا سے چنیوٹ پہنچنے پر ریلوے سٹیشن سے ملحقہ میدان میں ایک عظیم الشان پبلک اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے۔

"پاک جمہوریت" نامی سپیشل ٹرین جس کے ذریعہ آجکل آپ بنیادی جمہوریتوں کی اہمیت واضح کرنے کی غرض سے مغربی پاکستان کے دور دراز علاقوں کا تاریخی دورہ کر رہے ہیں۔ پونے بارہ بجے دن کے قریب جب چنیوٹ ریلوے سٹیشن پر پہونچی تو سردار عطا محمد خاں لغاری کمشنر ملتان ڈویژن، نوابزادہ محمد یعقوب خان ڈپٹی کمشنر جھنگ، ملک شیر محمد خان ایس۔ پی جھنگ، مسٹر اصغر حمید ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ ضلع کے دیگر افسران اور چنیوٹ اور ربوہ کے معززین نے آپ کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور بشیر احمد صاحب آف مگھیانہ (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ) بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر ریلوے اسٹیشن اور اس کا ملحقہ علاقہ خوشنما جھنڈیوں۔ آرائشی محرابوں۔ شامیانوں۔ اور آرائش کی دوسری چیزوں سے دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔

افسران ضلع نیز چنیوٹ۔ ربوہ۔ اور ملحقہ مضافات کے معززین سے مصافحہ کرنے اور تعارف حاصل کرنے کے بعد صدر مملکت سٹیشن سے ملحق اس میدان میں تشریف لائے۔ جہاں علاقے بھر کے ہزاروں ہزار لوگ آپ کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ جونہی آپ اسٹیج پر پہونچے۔ لوگوں نے تالیوں اور پُرجوش نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ جس کے جواب میں آپ نے ہاتھ ہلا ہلا کر ان کی اس گرمجوشی پر ممنونیت کا اظہار فرمایا۔

بعد ازاں آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بنیادی جمہوریتوں کی ضرورت اور ملکی فلاح کے نقطۂ نگاہ سے ان کی بنیادی اہمیت کو واضح کیا۔ اور بعض اہم ملکی مسائل پر روشنی ڈالکر اہل ملک کو ان کے اہم فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور انہیں مذہبی نسلی اور علاقائی عصبیت سے بالاتر رہنے قربانی وایثار اور باہمی تعاون کو اپنا شعار بنانے اور کمر ہمت باندھ کر انتھک محنت کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے کہا اگر ہم سب ایمانداری دیانت اور قربانی و ایثار سے کام لیتے ہوئے محنت کریں گے۔ تو یقیناً ہمارا ملک خوشحالی اور فارغ البالی کی منزل سے ہمکنار

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۱ دسمبر۔ بوقت ساڑھے دس بجے صبح

پرسوں اور کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ گزشتہ رات شروع میں نیند نہیں آئی مگر پھر اچھی نیند آگئی۔ اس وقت عام طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت نہایت درد و الحاح سے حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۱ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پرسوں اور کل کچھ درد کی شکایت رہی۔ کل شام کچھ سوجن بھی ہو گئی۔ جس کا باعث سردی ہوا ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۲۱ دسمبر۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ کل مورخہ ۲۰ دسمبر کو بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں چند یوم قیام فرمانے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئیں گے۔

(چنیوٹ کے ریلوے سٹیشن پر) صدر مملکت نے ربوہ کی مصنوعات کے نمائشی سٹال کا بھی معائنہ فرمایا

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ و دیگر اداروں جات کی تیار کردہ اشیاء پر خوشنودی اور پسندیدگی کا اظہار

چنیوٹ ۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مورخہ ۱۹ دسمبر کو یہاں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرنے کے بعد ریلوے سٹیشن پر ان دو سٹالوں کا بھی معائنہ فرمایا۔ جن میں اس علاقے کی مصنوعات کو نمائش کی غرض سے ترتیب دیا گیا تھا۔ ایک سٹال میں چنیوٹ کی قدیمی صنعت یعنے لکڑی پر کھدائی کے کام کے نمونے رکھے ہوئے تھے اور دوسری سٹال پر ربوہ کے چار صنعتی اداروں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ایم۔ اے انڈسٹریز اور دوکانہ خدمت خلق کی تیار کردہ مصنوعات یعنے عطریات۔ شائنو ڈیرلین شائنو بوٹ پالش۔ کف ایکس۔ بامیکس۔ برشائن گرائپ واٹر۔ اور میٹل کی رنگدار خوشنما شریزہ نہایت سلیقے سے سجی ہوئی تھیں

اول الذکر سٹال کے معائنہ کے بعد جب صدر مملکت کمشنر ملتان ڈویژن کی معیت میں ربوہ کی مصنوعات کے سٹال پر تشریف لائے۔ تو سٹال کے انچارج ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایم ایس سی ریسرچ آفیسر فضل عمر انسٹی ٹیوٹ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کو جملہ مصنوعات دکھائیں۔ ان سب چیزوں کے معائنہ میں آپ نے گہری دلچسپی کی۔

(اور باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر دسمبر ۵۹ء

تعلیمی نظام

عوامی تعلیم کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ ہمارا ملک عوامی تعلیم میں ابھی بہت پیچھے ہے۔ یہاں کی تعلیم کا فی صد تناسب بہت ہی پست ہے۔ مغربی ممالک کو تو جانے دیجئے بعض مشرقی ممالک کا بھی ہم تعلیم میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ملک کو زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ بنایا جائے۔ اور جتنی جلد ہو سکے فی صد تناسب اونچا کیا جائے۔ موجودہ حکومت نے تعلیمی کمیشن اس لئے مقرر کیا ہے کہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے اگرچہ تعلیمی کمیشن کی سفارشات ابھی منظر عام پر نہیں آئیں تاہم بعض ذمہ دار لوگوں نے جو حال میں باتیں کی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارا تعلیمی نظام جلد ہی بہتر صورت اختیار کرے گا۔ چنانچہ وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے کچھ دن ہوئے تعلیمی کمیشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ پانچ سال تک ملک میں ابتدائی تعلیم کو لازمی قرار دینے کی سفارش بھی کمیٹی کی تجاویز میں شامل ہے۔ حال ہی میں سکھر میں صدر مملکت نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت ثانوی مدارج تک ملک میں مذہبی تعلیم رائج کرے گی۔ یہ مذہبی تعلیم صرف اصولوں کی حد تک ہوگی۔ ٹھوس عقائد کے متعلق نہیں۔

جہاں تک ان دونوں باتوں کا تعلق ہے اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ ابتدائی تعلیم ضرور لازمی ہونی چاہیئے اور ایک حد تک اصولی مذہبی تعلیم بھی بچوں کو ضرور دی جانی چاہیئے۔ یہ کام بالیقین حکومت کا ہے کہ وہ عوامی تعلیم کا تناسب سو فی صد تک لے جائے اور یہ بغیر ابتدائی تعلیم کے لازمی قرار دینے کے ممکن نہیں بیشک اس کام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ لازمی تعلیم اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب یہ مفت دی جائے اور والدین پر جن کی اکثریت غریب ہے۔ اس کا بوجھ نہ ڈالا جائے۔

ہمارے ملک میں دوسرے مشرقی ممالک کی طرح ایک بڑی دقت یہ تھی کہ یہاں کی فی کس آمدنی کا معیار بہت پست ہے اور ہماری اکثریت ایسی ہے کہ نہ صرف وہ یہ کہ بچوں کی ابتدائی تعلیم کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی بلکہ بعض حالتوں میں بچوں کو قطعاً تعلیم نہیں دلا سکتی ایسے بہت سے کنبے ہیں جن کا گزارہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک بچے بھی کمائی نہ کریں۔ چنانچہ بہت سے پیشہ وروں کے بچے باپ کا ہاتھ بٹاتے ہیں اور اکثر ادھر ادھر کام کرکے اپنا پیٹ بھرتے اور کنبہ کی آمدنی میں ضروری اضافہ کرتے ہیں۔

ابھی ہماری حکومت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتی کہ کم از کم غرباء کے بچوں کے لئے وظائف کا کوئی سسٹم جاری کرے۔ اسلئے ایسے کنبوں کو لازمی تعلیم کی صورت میں یقیناً مالی نقصان ہوگا۔ تاہم جس طرح مغربی ممالک میں بھی ہوتا ہے۔ تعلیمی زمانہ کے دوران میں بھی بعض بچے دو چار گھنٹے کام کرکے کچھ کما سکتے ہیں اور اس طرح کنبہ کے سربراہ کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں لیکن کم عمر کے بچوں سے اس طرح دوہرا کام لینا ملک و قوم کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ ایسی صورت میں چاہیئے کہ ہمارے دولت مند لوگ آگے آئیں اور اپنی آمدنی کا ایک خاص فیصد قوم کے بچوں کے لئے وقف کریں جیسا کہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہو رہا ہے۔

جہاں تک مذہبی تعلیم کا تعلق ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ بھی نہایت ضروری ہے اور یہ امر بھی باعث اطمینان ہے کہ مذہبی تعلیم عوامی سکولوں میں صرف اصولوں تک محدود ہوگی۔ ٹھوس عقائد سے اس کا تعلق نہیں ہوگا۔ پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور اسلام کے اصولی مسائل میں مابین الفرق بہت کم اختلاف ہے اور ایسے تعلیمی نصاب بنائے جا سکتے ہیں جن میں فرقہ وارانہ اختلافات کو منہا کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اس امر کی ضرورت ہے کہ ایسا نصاب نہایت احتیاط سے بنایا جائے اور اشارۃً بھی اس میں کسی فرقہ کی طرفداری یا مخالفت کا اظہار نہیں ہونا چاہیئے۔

مذہبی تعلیم کے متعلق ایک امر کا خاص طور پر لحاظ رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کے اخلاقی اصولوں پر زیادہ زور دیا جائے اور بچوں کی ذہنیت میں ابتداء ہی سے رواداری اور خدمت خلق کے جذبات ابھارنے والے اسلامی اصول بٹھائے جائیں۔ اور ایسی تعلیم ہونی چاہیئے کہ بچے بڑے ہو کر فرقہ دارانہ تنازعات کو بڑھائیں نہیں بلکہ کم کرنے میں مدد دیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مذہبی تعلیم میں ان باتوں کو سراسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اور احادیث نبوی میں ان باتوں پر خاص زور دیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ جو مذہبی تعلیمی نصاب تیار کئے جائیں گے۔ ان میں ان اہم باتوں پر اس طرح زور دیا جائے گا جس طرح کہ اسلام نے اس پر زور دیا ہے۔

صدر مملکت نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا ہے کہ حکومت اعلیٰ تعلیم کے لئے آئندہ مقابلہ کا طریق رائج کرنا چاہتی ہے۔ جس میں اعلیٰ تعلیم کے خواہشمندوں کو ایک امتحان میں شریک ہونا پڑے گا۔ اس میں کامیاب ہونے والے ہی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں گے جیسا کہ صدر مملکت نے بتایا ہے یہ بات بھی تعلیمی سفارشات میں شامل ہے۔ ہم ابھی سے یہ اندازہ نہیں کر سکتے کہ یہ بات کیا صورت اختیار کرے گی۔ مگر ہماری دانست میں یہ طریق کوئی ایسی صورت اختیار نہیں کریگا جس سے اعلیٰ تعلیم کے حصول میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہوں اعلیٰ تعلیم کے بعض شعبوں میں تو آجکل بھی ٹسٹ کے بغیر داخلہ نہیں ہو سکتا یہ ایک حد تک صحیح طریق ہے اور ہمارا خیال ہے کہ حکومت اس طریق کو ذرا اور وسعت دے گی اور ایسے لوگوں کے لئے جو ان خاص شعبوں کے علاوہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں ان کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائیگی یہ بات تجربہ میں آئی ہے کہ بعض طلبہ جو سکول یا ابتدائی کالج کلاسوں میں کوئی نمایاں حیثیت نہیں رکھتے بعد میں نہایت کامیاب ثابت ہوتے ہیں اور اس کے برعکس بھی تجربہ ہوا ہے۔ بلکہ بعض بڑے بڑے نامور مصنفوں اور ماہرین کی ابتدائی سوانح حیات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ وہ اپنی سکول اور کالج لائف میں نہایت کمزور رہے ہیں مگر بعد میں انہوں نے حیرت ناک کارنامے سرانجام دئے ہیں۔

آپ انہیں استثنائی صورتیں کہہ سکتے ہیں۔ بجا ہے ہمارا مطلب بھی یہی ہے کہ ٹسٹ کے طریق میں ایسی استثنائی صورتوں کے لئے بھی کافی گنجائش رکھی جانی چاہیئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ ملک و قوم ایک نابغہ سے صرف اس لئے محروم رہ جائیں کہ وہ ایک وقتی امتحان میں اپنے جوہر واضح کرنے میں ناکام رہا تھا۔ یہ درست ہے کہ عوام کی اکثریت تعلیم یافتہ ہونے سے ملک و قوم کی عام ترقی وابستہ ہے اسی طرح اعلیٰ تعلیم سے بھی اس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جب تک ملک میں ایک خاص فی صد تناسب اعلیٰ تعلیمیافتوں کا موجود نہ ہو وہ ترقی یافتہ نہیں کہلا سکتا۔ لکھنا پڑھنا ہر فرد قوم کے لئے لازمی ہے لیکن وہی ملک تعلیم یافتہ کہلا سکتا ہے جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کا تناسب زیادہ ہو۔ معاشرہ کا معیار زندگی اس تناسب سے بلند ہوتا ہے جس تناسب سے اس میں اعلےٰ تعلیم یافتہ افراد موجود ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقع پر

الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر امسال بھی الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو قیمتی اور اہم مضامین کے علاوہ متعدد تصاویر سے مزین ہوگا۔ انشاء اللہ ــــ اس نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے علمائے سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب جلد اس نمبر کیلئے اپنے بلند پایہ تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں مضامین زیادہ سے زیادہ ۱۳ر دسمبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اسکے بعد اس کی طباعت شروع ہو جائے گی۔ مشتہرین کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ انہیں بھی فوراً اپنے آرڈر بھجوا دینے چاہئیں۔ (ادارہ)

وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِبْرٰھِیْمَ ۵ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۵

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوبِ بیان

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

(۴)

سوم: حضرت ابراہیمؑ کی قوم ستارہ پرست تھی۔ وہ سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کرتی تھی۔ سنیئے اور دیکھئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کس پُرحکمت اور موثر عملی طریق گفتگو سے اس ستارہ پرستی کا سدّباب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ لِاَبِیْہِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِھَۃً اِنِّیْٓ اَرٰىکَ وَقَوْمَکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۵ وَکَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ الَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۵ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَھْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۵ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَۃً قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ ھٰذَآ اَکْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ۵ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۵ (انعامؔ)

ترجمہ۔ وہ وقت یاد کرو جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے چچا آزر سے کہا تھا کہ کیا تو اپنے تراشے ہوئے اصنام کو خدا قرار دیتا ہے۔ میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی ساری قوم خطرناک گمراہی میں ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کے نظارے دکھاتے تھے۔ وہ اس طرح کامل یقین رکھنے والوں میں تھے۔ چنانچہ جب رات پڑی تو انہوں نے ستارہ کو دیکھ کر کہا کہ آیا یہ میرا رب ہے؟ مگر جب وہ غروب ہوگیا تو اعلان کردیا کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو زیادہ چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے؟ جب وہ غروب ہوگیا تو کہنے لگے کہ اگر میرے سچے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی۔ تو میں بھی ان ستارہ پرست گمراہوں میں سے ایک ہوتا۔ پھر جب سورج نظر آیا۔ اور وہ زیادہ روشن تھا۔ تو پھر کہا کہ کیا یہ میرا رب ہے۔ یہ تو بڑا بھی ہے؟ مگر جب سورج بھی غروب ہوگیا تو فرمانے لگے کہ اے میری قوم! میں ان معبودوں سے بیزار ہوں جنہیں تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔ میں تو اپنی پوری توجہ سے اس خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے ہرگز نہیں ہوں۔"

ان آیات کی تفسیر میں اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے واقعی سچ مچ پہلے ستارہ کو خدا سمجھا۔ جب وہ ڈوب گیا تو اس سے بیزار ہوگئے۔ پھر چاند کو خدا مانا اور اس کے غروب ہونے پر اس سے بیزاری کا اعلان کردیا۔ پھر سورج کو خدا قرار دیا۔ اور جب وہ بھی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ تو وہ اس سے بھی بیزار ہوگئے۔ اگر کوئی ایسی تفسیر کرتا ہے تو یقیناً وہ حضرت ابراہیمؑ کے اسلوبِ کلام سے تحت نابلد ہے۔ اور قرآن کریم کے بیان سے بھی سراسر ناآشنا۔ ایسی تفسیر کرنے والے کو اگر اور کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔ تو کیا وہ اتنی واضح بات بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ چاند کے غروب ہونے پر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے لَئِنْ لَّمْ یَھْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَکُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ کہ اگر میرے خدا نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی۔ تو میں بھی ان گمراہ لوگوں میں شامل ہوتا۔ اس صراحت کے بعد کیا ادنیٰ عقل سے بھی تصور کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس کے بعد سورج نکلنے پر حضرت ابراہیمؑ سورج کو اپنا معبود ٹھہرالیں؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ گفتگو ایک مناظرانہ گفتگو ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے قوم کا منہ بند کرنے کے لئے عقلی دلائل کے علاوہ عملی دلیل کی یوں وضاحت کی۔ کہ یہ ستارہ ہے جسے تم خدا قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ میں بھی اسے ھٰذَا رَبِّیْ تسلیم کروں۔ مگر یہ تو ڈوب رہا ہے۔ پھر جب ڈوب جاتا ہے تو انہیں کہتے ہیں کہ ڈوبنے والے خدا نہیں ہوسکتے۔ خدا کی شان یہ ہے کہ وہ حاضر و ناظر ہے۔ پھر چاند کے طلوع ہونے پر اور پھر سورج کے نکلنے پر اسی عملی دلیل کا اعادہ فرماتے ہیں۔ اور اس طرح قوم کے ذہنوں میں یہ امر اچھی طرح بٹھا دیتے ہیں کہ ستارے چاند اور سورج خدا اور معبود نہیں ہیں۔ بلکہ دوسری مخلوق کی طرح خدا کی مخلوق ہیں۔ قوم کے لوگ اس دلیل کے آگے گنگ ہوجاتے ہیں۔ اور کوئی اعتراض نہیں کرسکتے۔ گویا ابراہیمی طرزِ کلام کا لوہا مان جاتے ہیں۔

چہارم: قوم عاجز آچکی ہے اور حضرت ابراہیمؑ کی تباہی کے منصوبے سوچے جارہے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت ابراہیمؑ کو اس وقت کے بادشاہ نمرود کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ جو اس سورج پرست قوم کا بادشاہ ہے۔ اب دیکھئے اس جگہ پر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کس جرأت اور کس عقلمندانہ دلیل سے کام لیتے ہیں اور پھر کس حکمت سے کلام کرتے ہیں کہ بادشاہ بھی لاجواب ہوکر مبہوت رہ جاتا ہے فرمایا:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰھِیْمَ فِیْ رَبِّہٖٓ اَنْ اٰتٰہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ

وصیت کے ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کردیا گیا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

(منقول از اخبار الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

مرسلہ۔ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز۔ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء میں فرماتے ہیں۔

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اعلیٰ چیز رکھی ہے۔ اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کردیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہوجاتے ہیں۔ ان کو آجکل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جاسکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کررہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے۔ اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہوجاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کردیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں۔ اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کررہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں۔ اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کردیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں۔ اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں۔ وہ حساب لگا کر وصیت کردیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہوجاتا ہے۔ پس جس قدر ہوسکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔"

ابراھیم فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فأت بها من المغرب فبهت الذی کفر واللہ لا یھدی القوم الظلمین ط (البقرۃ ع ۳۵)

ترجمہ: کیا تجھے اس شخص کے بارے میں اطلاع نہیں جس نے اس وجہ سے کہ خدا نے اُسے بادشاہت عطا کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اس پر حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ بہت اچھا اللہ تعالیٰ تو سورج کو مشرق سے لاتا ہے تو اسے مغرب سے لاکر دکھا اس پر وہ کافر حیران رہ گیا۔ کہ کیا جواب دے۔ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

اس گفتگو کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے اس دعویٰ کی تائید کے لئے ذکر فرمایا ہے۔ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے۔ انہیں جملہ تاریکیوں سے نکال کر نور اور روشنی کی طرف لاتا ہے۔ پس بادشاہ وقت سے حضرت ابراہیمؑ کی یہ گفتگو خاص توجہ کی محتاج ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے نظامِ احیاء و اماتت کو پیش فرمایا۔ بادشاہ نے معاملہ کو مشتبہ کرنے کے لئے کہہ دیا کہ میں زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ تب حضرت ابراہیمؑ نے باذن الٰہی اپنی پہلی دلیل "احیاء و اماتت" کے ایک ایسے حسین پہلو کو پیش کیا جس پر نمرود کی زبان بند ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ احیاء و اماتت کا تعلق نظامِ شمسی سے ہے۔ میرا خدا اسے ایک مقررہ قانون کے مطابق ہمیشہ مشرق سے لا رہا ہے اگر تو اس نظام پر اختیار رکھتا ہے تو اسے تبدیل کر کے دکھا دے۔ اب نمرود کے لئے دوہری مصیبت تھی۔ واقعاتی طور پر بھی یہ دلیل اس کا منہ بند کرنے والی تھی اور اس کے علاوہ قوم کے عقیدہ کے ڈر سے بھی اس کی زبان خاموش ہوگئی۔ ساری قوم سورج کو سب سے بڑا دیوتا مانتی تھی۔ نمرود ڈرتا تھا کہ اگر میں نے جھوٹ موٹ بھی یہ کہا کہ سورج کو مشرق سے میں ہی لاتا ہوں تو سب لوگ میرے مخالف ہو جائیں گے اس لئے وہ مبہوت ہو گیا اور کسی قسم کا جواب نہ دے سکا۔

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی دلیل تبدیل کی ہے یہ خیال درست نہیں۔ دلیل تو بہرحال احیاء و اماتت والی ہی ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ کے ناجائز رویہ کو دیکھ کر اسے اس دلیل کے ایسے پہلو سے گرفت کی ہے جس پر بادشاہ کو لاچار اور خاموش ہونا پڑا۔ اب گویا اس کے لئے

"نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن"

کا معاملہ ہو گیا تھا اور وہ عاجز آ گیا۔ یہ طریق گفتگو حضرت ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک خاص اندازِ کلام ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم کے گفتگو کرنے والوں کو رات کے زیادہ گذر جانے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ستاروں پر نظر کی اور ان سے کہا انی سقیمٌ کہ میں سقیم ہوں لفظ سقیم کے متعدد معنے ہیں۔ یہ بھی کہ میں بیمار ہوں اور یہ بھی کہ میں تمہارے رویّہ سے اکتا گیا ہوں اور یہ بھی کہ میں توحید کی غیرت میں ان بتوں سے بدلہ لینے والا ہوں۔ آخری معنوں کی رو سے یہ گویا لاکیدنّ اصنامکم کا مفہوم ہی اس لفظ میں ادا ہوا ہے۔ چونکہ انی سقیمٌ کے معنے یہ بھی ہیں کہ میں بیمار ہوں اس لئے بعض مفسرین نے یہ معنے کر کے اور پھر یہ دیکھ کر کہ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُت خانے کی مورتیاں توڑ دی تھیں یہ لکھ دیا ہے کہ حضرت ابراہیم نے (نعوذ باللہ) جھوٹ بولا ہے وہ بیمار نہ تھے اور انہوں نے یونہی کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں۔ حالانکہ بیماری کے بھی اقسام ہیں اور معمولی بیمار کا شدید بتوں کا توڑنا کونسی بڑی بات تھی۔

پھر اس جگہ سب سے بڑھ کر قابلِ غور امر یہ ہے کہ انی سقیمٌ جملہ اسمیہ اور مؤکدہ ہے۔ حضرت ابراہیم نے یہ جملہ اپنے اشدّ ترین دشمنوں سے خطاب کرتے ہوئے ان کے سامنے بولا ہے۔ اگر فی الواقع حضرت ابراہیمؑ بیمار نہ تھے تو ان لوگوں کے لئے حضرت ابراہیم کی تکذیب کرنے کے لئے اس سے بہتر موقعہ کون سا ہو سکتا تھا۔ وہ فوراً کہہ دیتے کہ آپ ہم سے حق کی حمایت کے دعویٰ پر مناظرہ کر رہے ہیں اور یہ صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔ واقعہ میں آپ بیمار نہیں مگر آپ کہہ رہے ہیں کہ میں یقیناً بیمار ہوں یہ کھلا جھوٹ ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے بیان انی سقیم پر آپ کے معاندین نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا بلکہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فتولوا عنه مدبرین وہ عملاً تصدیق کرتے ہوئے فوراً اٹھ کر چلے گئے۔ کیونکہ انہیں نظر آتا تھا کہ واقعی حضرت ابراہیمؑ بیمار ہیں اور اتنی لمبی گفتگو سے ان کی کوفت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے

انتہائی تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دشمن تو ان کے قول "انی سقیم" کی عملاً تصدیق کرتے ہیں مگر حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لانے کے کچھ مدعی کہتے ہیں کہ ان کا یہ بیان کذب و جھوٹ تھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قرآن مجید کے بیانات پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے کسی بیان میں کوئی خلاف واقعہ بات نہیں ہے اور نہ ہی ان کی کسی بات پر ان کے دشمنوں کو گرفت کا موقعہ ملا ہے۔ پس جن لوگوں نے حضرت ابراہیمؑ کے کلام کو نہ سمجھنے کے باعث ان کے کلام کو کذب یا جھوٹ پر مشتمل قرار دیا ہے یہ ان کی سراسر غلط فہمی ہے۔ حضرت ابراہیم کے کلام میں ایسی کوئی بات نہ تھی اور ان کے زمانہ کے دشمنوں تک نے ان پر اس قسم کا کوئی الزام نہیں لگایا تھا۔ یہودی تحریف کے نتیجہ میں ان پر کذب بیانی کا جو الزام لگنے والا تھا اس کے لئے انہوں نے پہلے سے دعا مانگی تھی۔

واجعل لی لسان صدق فی الاخرین (الشعراء ع ۵)

کہ اے میرے خدا! آخر میں آنے والے لوگوں میں میرے لئے سچائی کی زبان اور تذکرہ قائم کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور قرآن مجید کے ذریعہ یہ اعلان کر دیا انه کان صدیقا نبیا کہ حضرت ابراہیم نہایت درجہ راستباز نبی تھے ان سے کذب کا صدور ناممکن تھا

بعض مفسرین کی غلطی سے اس آخری زمانہ میں پھر یہ الزام ذکر ہونے لگا اور نا سمجھی سے قرآن مجید کی آیات کی غلط تفسیر کی جانے لگی۔ اور حضرت ابراہیمؑ پر پھر کذب کا الزام لگایا جانے لگا اور عیسائی پادریوں اور آریہ پنڈتوں نے اپنے اعتراضات کو زور سے شائع کرنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس دورِ آخرین میں کھڑا کر دیا تا وہ اعلان کرتی رہے کہ حضرت ابراہیمؑ کامل سچے پیغمبر تھے اور ان کے کلام کو نہ سمجھنے کے باعث جو استدلال کئے جاتے ہیں وہ محض غلط ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوبِ کلام ایک خاص اور عجیب اسلوب ہے اس کو سمجھے بغیر جو غلط اور ناروا الزام سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر لگائے جاتے ہیں سراسر باطل ہیں۔ جملہ انبیاء ہر قسم کے کذب اور جھوٹ سے معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ ابوالانبیاء تھے وہ خاص طور پر اس قسم کے الزام سے پاک تھے اگر وہ (معاذ اللہ) جھوٹے ہوتے تو خداوند تعالیٰ ان کے لئے اتنا بڑا خارق عادت معجزہ نہ دکھاتا کہ آگ کو ٹھنڈا کر دیتا اور اسے ابراہیم علیہ السلام کے لئے سلامتی کا موجب بنا دیتا۔

حقیقت یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت سے بھی ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام صادق ترین وجودوں میں سے ایک خاص وجود تھے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

سڑک کے آداب

شہر میں کسی چوراہے سے گزرتے ہوئے آپ نے کئی بار پڑھا ہوگا "بائیں ہاتھ چلیئے"۔ بظاہر یہ بات نہایت معمولی دکھائی دیتی ہے لیکن اگر ذرا غور کیا جائے تو اس کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اس معمولی خطرے کو نظر انداز کر دینے سے انسان اپنی قیمتی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

زندگی میں قدم قدم پر قانون کی فرمانروائی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قانون کے بغیر انسان کی زندگی اجیرن ہو کر رہ جائے۔ سڑک پر چلنا قانون کی فرمانروائی سے مستثنے نہیں ہو سکتا جس طرح زندگی میں قانون ہر شخص کے جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اسے راہ چلتے بھی اپنی پناہ میں رکھتا ہے کہ کہیں اس کی زندگی خطرے میں تو نہیں اور جس طرح عام زندگی میں کسی شخص کو کھل کھیلنے کی چھٹی نہیں اسی طرح کوئی شخص سڑک پر چلتے وقت بھی اپنی مرضی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی سزا قانون تو خیر بعد میں دے گا اسے وہیں فوراً مل جاتی ہے۔

اصل میں لوگوں کو بتانا کہ سڑک پر کس طرح چلیں عجیب سی بات دکھائی دیتی ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز ٹریفک حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں اگر ان کو دہرا دیا جائے فٹ پاتھ اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ ان کو پیدل چلنے والے استعمال کریں۔ عام طور پر یہ فٹ پاتھ سڑک کے دونوں جانب ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک ہی طرف فٹ پاتھ ہوتا ہے اور جہاں سڑکیں تنگ ہوں وہاں فٹ پاتھ نہیں ہوتے لیکن ہر حالت میں پیدل چلنے والوں کا فرض ہے کہ ٹریفک کی زد میں نہ آئیں جہاں فٹ پاتھ موجود ہوں وہ ان کو استعمال کریں اور نظم و ضبط کے ساتھ چلیں اگر سڑک پر فٹ پاتھ نہ ہوں تو وہ ٹریفک کی مخالف سمت میں چلیں یعنی اس طرف چلیں جدھر سے ٹریفک آ رہا ہو اس کا اثر یہ ہوگا کہ آدمی پیچھے سے آنے والی ٹریفک کی لپیٹ میں نہیں آتا بعض لوگ نہایت تیزی سے بے سوچے سمجھے پار کرنے لگتے ہیں۔ سڑک پر موٹریں کاریں تانگے اور سائیکل ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں اور اگر سڑک پار کرتے وقت آدمی اس بات کا خیال نہ رکھے تو عین ممکن ہے کہ وہ کسی حادثہ کا شکار ہو جائے۔ آدمی کو خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اگر پانچ منٹ لیٹ ہو گیا تو کوئی بات نہیں۔ اس کی نسبت کہ وہ تیزی سے ہمیشہ کے لئے "آگے" چلا جائے لہٰذا آدمی کو سڑک عبور کرتے وقت دائیں بائیں اچھی طرح دیکھنا چاہیئے۔ اور جب یہ اطمینان ہو جائے کہ سڑک خالی ہے تب سڑک کو پار کیا جائے۔ بعض ایسے چوراہے جہاں ٹریفک زیادہ ہو پاس کرنے کے لئے خاص جگہ کا تعین کر دیا جاتا ہے اور ایسی جگہوں پر سڑک صرف معین جگہ ہی سے عبور کرنی چاہیئے اور وہ بھی اس وقت جب سڑک پار کرنے کے لئے ٹریفک کا اشارہ ساتھ دے۔

اسی طرح سائیکل سواروں کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ سائیکل پر سوار ہونے سے قبل دیکھیں کہ ان کا سائیکل صحیح حالت میں ہے اس کی بریکیں ٹھیک ہیں۔ اور جب وہ مطمئن ہو جائیں تو سائیکل چلائیں پھر اندھا دھند سائیکل چلانا بھی قطعاً سود مند نہیں بعض اوقات یکلخت کوئی سامنے آ جاتا ہے جو سائیکل کی تیز رفتاری کی وجہ سے حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے اس طرح بعض اوقات کئی ایک سائیکل سوار اکٹھے ہو کر سائیکل چلاتے ہیں اور ساری ٹریفک روک دیتے ہیں یہ بھی غلط ہے سائیکل سواروں کو ایک دوسرے کے پیچھے سائیکل چلانا چاہیئے۔ بعض اوقات دو سائیکل سوار ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر سائیکل چلاتے ہیں یہ بھی خطرناک ہے۔ پھر سائیکل پر ایک سے زیادہ کا سوار ہونا بھی خالی از خطرہ نہیں۔ کیونکہ اگر خدا نخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے تو دو جانوں کو خطرہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض شوقین چھیل بانکے ٹیڑھے طریقے سے سڑک پر سائیکل چلاتے ہیں۔ بعض ہاتھ چھوڑ کر سائیکل چلانا باعث فخر تصور کرتے ہیں اور بعض سمجھتے ہیں کہ وہ دو نہایت تنگ جگہوں کے درمیان سے پوری تیزی سے سائیکل لے کر نہ نکلیں گے تو کوئی بات ہی نہ ہوگی یہ ساری چیزیں انتہائی خطرناک ہیں اور ان سے اجتناب ضروری ہی نہیں لازمی ہے۔ سائیکل آہستہ چلانا چاہیئے مڑنا ہو تو اشارہ دینا چاہیئے اور آگے کوئی اور سواری جا رہی ہو تو پھر زیادہ محتاط رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تیزی سے سائیکل چلاتے وقت اگلی سواری یکدم رک جائے۔ یا اپنی رفتار کم کر دے اور ادھر کوئی حادثہ پیش آ جائے اسی طرح بیک وقت دو سائیکلیں لے کر چلنا یا کسی اور سواری کے سہارے چلنا بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ رات کے وقت سائیکل کے ساتھ لیمپ کا ہونا تو انتہائی ضروری ہے۔ کیونکہ لیمپ کے بغیر سائیکل چلانا خطرے کو دعوت دینا ہے۔

جن شہروں میں تانگے زیادہ چلتے ہیں وہاں بعض اوقات ٹریفک میں کافی دقت پیدا ہوتی ہے۔ تانگے والے عام طور پر چوراہوں پر جہاں ٹریفک کے سپاہی نہ کھڑے ہوں اپنے ہاتھ کا خیال نہیں کرتے اور چکر سے اوپر کی طرف ہو کر گزرنے کی بجائے غلط ہاتھ مڑ جاتے ہیں جس سے کئی مرتبہ حادثات ہو چکے ہیں۔ اسی طرح بعض تانگے والے چھوٹی چھوٹی اور تنگ سڑکوں پر ریس شروع کر دیتے ہیں اور بغیر سوچے سمجھے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑا دیتے ہیں یہ بڑا ہی خطرناک ہے۔ اور اس سے حادثات کا خدشہ ہے بعض تانگے والے سڑک کے درمیان تانگہ لے کر چلیں گے یہ پاس سے گزرنے والی اور سامنے سے آنے والی ٹریفک کے لئے انتہائی تکلیف دہ امر ہوتا ہے تانگہ والوں کو چاہیئے کہ وہ بائیں ہاتھ چلیں سامنے سے آنے والی ٹریفک کے لئے انتہائی تکلیف دہ امر ہوتا ہے تانگہ والوں چاہیئے کہ وہ بائیں ہاتھ چلیں سامنے سے آنے والی اور پاس سے گزرنے والی ٹریفک کے لئے کافی جگہ چھوڑ دیں کیونکہ بعض اوقات جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پاس سے گزرنے والے تانگے اور موٹریں حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض تانگے والے بیچ سڑک تانگہ کھڑا کر کے سواریاں اتارنا شروع کر دیتے ہیں اور چڑھانے لگ جاتے ہیں۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ تانگہ سڑک کے بیچ کھڑا ہے اور کوچوان اور سواری کی لڑائی ہو رہی ہے کیونکہ سواری نے پیسے کم دیئے ہیں یا کوچوان زیادہ کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ساری ٹریفک رک گئی ہے تانگے کو اگر کھڑا کرنا ہی ہو تو ایک طرف ایسی جگہ کھڑا کرنا چاہیے جہاں دوسری ٹریفک پر اس کا اثر نہ پڑے

ان سب سے زیادہ احتیاط موٹر ڈرائیوروں کو برتنی چاہیئے۔ موٹر سواروں کے لئے ٹریفک پولیس نے رفتار کی ایک حد مقرر کر دی ہے۔ شہر میں مختلف حصوں میں مختلف بورڈ دیواں نظر آتے ہیں جن میں ٹریفک کی مختلف ہدایات ہوتی ہیں لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ ڈرائیور ان کا بہت کم خیال کرتے ہیں کاریں تو تیز رفتار چلائی جا سکتی ہیں لیکن ٹرکوں اور موٹروں کا تیز رفتاری سے چلنا انتہائی نقصان دہ ثابت ہوا ہے

آئے دن اخبارات میں ایسے حادثات کی خبریں آتی ہیں جہاں تیز رفتاری سے کوئی بس الٹ گئی یا ٹکر ہو گئی اور بے شمار انسانی جانیں تلف ہوئیں اور مالی نقصان الگ ہوا۔ اس کی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ بس ڈرائیور چند ٹکٹوں کی خاطر ریس کرتے ہیں اور چونکہ اگلی گاڑی تیز رفتار ہوتی ہے اور پچھلی آگے نکلنے کی کوشش کرتی ہے تو اس کشمکش میں حادثہ ہو جاتا ہے اور کئی بے گناہ لوگ اس کی حماقت کا شکار ہو جاتے ہیں اس قسم کی تیز رفتاری غیر قانونی بھی ہے۔ اور اخلاقی اعتبار سے بھی اس کا کوئی جواز نہیں موٹریں مقررہ وقت پر چلیں اور ایک خاص رفتار کے ساتھ چلیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ کافی سواریاں نہ لیں۔

موٹر ڈرائیوروں کو گاڑیاں چلاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ آدھی سڑک چھوڑ کر موٹر یا ٹرک چلائیں پھر حکومت کی طرف سے جو رفتار مقرر ہے اسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اگر ساری گاڑیاں مقررہ رفتار کے مطابق چلیں تو سارے جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی ریس سامنے سے آنے والی گاڑیوں کے لئے بڑی تکلیف دہ ہوتی ہے اور بعض اوقات تیز رفتاری مہلک حادثات پر منتج ہوتی ہے بعض اوقات آگے جانے والی گاڑی جسے یہ خطرہ ہے کہ پچھلی گاڑی اس سے آگے نہ نکل جائے سڑک سے ہٹ کر گرد و غبار کا ایک طوفان اٹھا دیتی ہے یہ نہایت ہی غیر ذمہ داری کی بات ہے گرد و غبار کے اس بادل میں جانے والی گاڑی سامنے سے آنے والی کسی گاڑی سے ٹکرا سکتی ہے اور اس کے جو نتائج ہوتے ہیں اس سے کون ناواقف ہے۔

بعض اوقات ٹرک اور لاریاں چھوٹی کاروں کو بھی آگے بڑھنے کے لئے راہ نہیں دیتیں۔ حالانکہ ہلکی گاڑیوں سے مقابلہ بالکل ہی فضول ہے تمام ڈرائیوروں کو چاہیئے کہ وہ چھوٹی گاڑیوں کے آگے نکلنے کے لئے فوراً راہ دیں۔

رات کے وقت ٹریفک کا مسئلہ خاصہ پیچیدہ ہوتا ہے گاڑیاں نہایت تیز رفتار روشنی استعمال کرتی ہیں اور پھر یہ روشنی اس وقت بھی مدھم نہیں کی جاتی جب سامنے سے دوسری گاڑی آ رہی ہو اسی طرح بعض موٹروں کی بتیاں غلط جگہ پر لگی ہوتی ہیں۔ اور بعض کی خطرے کی بتیاں سرے سے غائب ہوتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں غلط ہیں۔ ہر گاڑی کی بتیاں ٹھیک جگہ پر ہونی چاہئیں اور جب سامنے سے گاڑی آ رہی ہو تو بتیاں مدھم کر دینی چاہئیں اور پھر دوبارہ بتی اس وقت تیز کرنی چاہیئے۔ جب دوسری گاڑی پاس سے گزر جائے۔

محکمہ تعلقات عامہ

ملتان ڈویژن

قبول صداقت کے بعد اشاعت صداقت کی ذمہ داری

ہر احمدی نے جماعت میں شامل ہوتے ہوئے چند شرائط بیعت کو قبول کیا ہے۔ اور ان میں سے خصوصاً "دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"یہ بیعت تخم ریزی ہے۔ اعمال صالحہ کی جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے۔ یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے۔ اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم ضائع ہو جاوے گا۔

یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگائے تو ترقی ہوتی ہے۔ (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا

"تم خود سوچ لو کہ وہ مریض جو پرہیز نہیں کرتا خواہ اس کو کیسے ہی شفابخش نسخے دیئے جاویں۔ وہ کتنے ہی مجرب کیوں نہ ہوں۔ لیکن اگر پرہیز نہیں کرتا تو وہ نسخے اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یہی حال بیعت کا ہے۔ اگر کوئی شخص بیعت تو کرتا ہے۔ لیکن شرائط بیعت پورا نہیں کرتا۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی جو بیعت کا اصل مقصد ہے۔ نہیں کرتا۔ وہ اپنے لئے وبال جان ہو جاتا ہے۔ (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

اس نور سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اکناف عالم کی سعید روحوں کو بھی منور کرنا ہے اسی لئے تحریک جدید کا قیام آج سے پچیس سال قبل حضرت اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا جو اپنے مبشرین کے ذریعہ دنیا کو مسیح ثانی کی آمد کی خوشخبری پہنچا رہی ہے۔ علاوہ ازیں مساجد کی تعمیر بھی تثلیث کے مراکز میں کی جا رہی ہے۔ اور اسلام کا امتیازی نشان تصویری زبان میں لوگوں کی توجہ کو ہدایت کی طرف مبذول کرا رہا ہے۔ پھر قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے دنیا میں نور و ہدایت پھیلائی جا رہی ہے۔ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کاموں کی تفصیل معلوم کرنے کا شوق ہو تو آپ کا ارشاد ملنے پر مناسب لٹریچر بھجوایا جا سکتا ہے۔ ان سب ضروری امور کے لئے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس آپ آج ہی سے اس امر کا عہد فرمائیں۔ کہ تحریک جدید میں شامل ہو کر جس قدر خدمت اس پاک غرض کے لئے کر سکتے ہیں۔ بجا لائیں گے۔ اپنے اموال صرف کر کے کریں گے۔ ہر ایک مرد ہر ایک عورت اور ہر ایک بچے کو اس میں شامل کرنے کی حضرت اقدس ایدہ اللہ نے تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ پس آپ مطلع فرماویں کہ کیا آپ نے اپنی جماعت میں اس کا چندہ لکھوا دیا ہے؟ اگر نہیں تو فوری طور پر اپنا چندہ لکھوایئے۔ اور ہمیں اطلاع دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

مرکز ۲
۲۵۰۱۱۰۵۹

ایصال ثواب

اپنے مرحوم محسنوں کے احسانات کا بدلہ دینے کا طریق؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاکیزہ نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ اپنے مرحوم محسنوں کو اشاعت اسلام کے عظیم الشان ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضور کے چندہ کی تفصیل جو کہ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ بتلاتی ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم والدین مرحوم بیگمات غرضیکہ ہر مرحوم محسن کی طرف سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر یقیناً مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ اسی نیک نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے ہمارے محترم دوست میجر حمید احمد صاحب کلیم نے فورٹ سنڈیمن سے ۲۴۵/- روپے کا وعدہ بھجوایا ہے۔ اور اس میں اپنی والدہ ماجدہ کو بھی شامل فرمایا ہے۔ جو ابھی حال ہی میں اپنے آقائے حقیقی کے پاس پہنچی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز مکرم میجر صاحب نے جس رنگ میں اپنی والدہ ماجدہ کو ایصال ثواب کے لئے فوری قدم اٹھایا ہے وہ قابل صد ستائش ہے۔ دیگر صاحب ثروت احباب کو بھی اپنے مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کے لئے اسی طرح قدم اٹھانا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وعدہ جات تحریک جدید کیلئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی مساعی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے سٹاف اور طلبہ کی طرف سے تحریک جدید کے سال نو کے لئے ۹۴۰/۱۰ روپے کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ جو گزشتہ سال کی نسبت ۱۷۳/- روپے زائد ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے جذبہ میں ترقی یقیناً مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے اور ان کے مخلص رفقاء کار کی رہین منت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے اور تقاریر کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۵ مختلف زبانوں میں تقاریر کروائی گئی تھیں۔ انہیں احباب نے بہت پسند کیا تھا۔ اور حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ پریس نے بھی اس اجلاس کو اہمیت دی تھی۔ چنانچہ خبر رساں ایجنسیوں کی وساطت سے اس کی روئداد ملکی اور غیر ملکی اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔ ایسٹ افریقن ٹائمز اینڈ ریویو آف ریلیجنز میں اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کا گروپ فوٹو شائع ہوا۔ اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اسے ۱۹۶۰ء کے احمدیہ کیلنڈر میں نمایاں جگہ دی ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے اپنے موقر جریدہ صدق جدید میں ہزلش نیز بگو کے عنوان کے ماتحت ادارتی نوٹ میں لکھا:

"قادیانیوں کے سارے عیب ایک طرف اور فعالیت تبلیغی جوش و سرگرمی دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلہ رہیگا"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں ہماری ان مساعی کو اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا ہماری کوشش ہے کہ امسال اسے پہلے سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں۔ لہٰذا جو احباب کوئی غیر ملکی زبان جانتے ہوں۔ اور اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ تحریری طور پر اطلاع دیدیں۔ تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے جو احباب تقاریر وغیرہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ بھی اپنے اسماء سے مطلع فرمائیں۔

اس سلسلہ میں آپ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں؟

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اراکین کے تعاون سے مجلس کے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کر دی ہے؟ مجلس کے صدر محترم کی ان تھک محنت اور ذاتی نگرانی کے نتیجہ میں یہ عمارت نہایت عمدہ اور مضبوط تعمیر ہوئی ہے۔ گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر جو احباب تشریف لائے تھے۔ وہ عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ اب اس کی تکمیل۔ قرضہ کی ادائیگی۔ کوارٹروں کی تعمیر اور پانی کا انتظام اور احاطہ کی زیبائش کا کام باقی ہے۔ مجلس شوریٰ نے مختلف حلقے تقسیم کر کے ہر حلقہ کے ذمہ کچھ رقم مقرر کر دی تھی۔ آپ اپنے حلقے کا جائزہ لیں کہ کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو بقایا جلد جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ اس کام کو مکمل کیا جا سکے۔ اور مرکزی عہدہ داران اپنی توجہ دوسرے ضروری کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔ سالانہ اجتماع پر آپ یہ عزم لے کر گئے تھے۔ کہ آپ تعمیر فنڈ کی پوری رقم آخر دسمبر تک ضرور بھجوا دیں گے۔ اسے عملی جامہ پہنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیرا

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷/۱۲/۵۹ میں۔ زیر عنوان نو منتخب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ صفحہ ۶ میں سیکرٹری مال شدہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا نام سید یار محمد صاحب پڑھا جائے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

ضروری اطلاع

ملک محمد فضل صاحب ولد ملک زین العابدین صاحب موصی نمبر ۱۱۱۰۶ ساکن ہجکہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کی وصیت بوجہ عدم پتہ ہونے کے مجلس کارپرداز کے فیصلہ کے مطابق داخل دفتر کی گئی ہے

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری فضل الدین صاحب دارالرحمت ربوہ بروز جمعرات مورخہ ۱۷/۱۲/۵۹ بوقت شام قضائے الٰہی سے ۹۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ موصی اور صحابی تھے۔ مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں داخل کرے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد شریف احمدی پنجاب ڈینٹل ہسپتال۔ لاہور)

آزاد نائیجیریا ایک نئی اسلامی مملکت

۱۲ دسمبر کا سورج طلوع ہوا تو نائیجیریا کے عوام نئے فیڈرل ہاؤس کے لئے نمائندوں کے انتخاب میں مصروف ہو گئے۔ موجودہ انتخابات نائیجیریا کی آزادی کی طرف اگلا قدم ہے ۱۹۵۸ء میں جب نائیجیریا کی آئینی کانفرنس ختم ہوئی تو برطانیہ کے وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا تھا کہ برطانوی حکومت نائیجیریا کو مکمل آزادی دینے کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو پارلیمان میں ایک بل پیش کرے گی۔ فیڈریشن کے وزیر اعظم نے اس فیصلے کو مستحسن قرار دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ آزادی کے بعد بھی نائیجیریا اور برطانیہ میں رفاقت اور تعاون کا جذبہ کارفرما رہنا چاہئیے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مکمل آزادی حاصل کر لینے پر نائیجیریا دولت مشترکہ کا ممبر بن جائے گا۔ ۱۹۶۰ء تک نائیجیریا کے تین علاقے حکومت کرنے کا فن بھی سیکھ چکے ہوں گے۔ کیونکہ مشرقی اور مغربی علاقوں میں ۱۹۵۷ء سے داخلی طور پر اپنی حکومت قائم ہے مارچ ۱۹۵۹ء سے شمالی علاقے کی بھی تقریباً یہی پوزیشن ہے۔

معطل شدہ ایوان ۱۸۴ ممبران پر مشتمل تھا۔ لیکن نئے وفاقی ایوان کے لئے ملک کو آبادی کے لحاظ سے ۳۱۲ وحدتی حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایوان کی تشکیل میں شمالی علاقے کا پلڑا بھاری ہو گا۔ شمالی حصے میں نمائندوں کا انتخاب مردانہ بالغ رائے دہندگی کے اصول پر براہ راست ہو گا اور وفاق کی دیگر جگہوں کے انتخابات میں تمام بالغ رائے دہندگی کا اصول کارفرما ہو گا۔ انتخابات کے بعد دوسرے چیمبر کے طور پر ایک سینیٹ تشکیل پذیر ہو گا جس میں تمام علاقوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہو گی۔

جہاں تک نائیجیریا کے رقبے کا تعلق ہے یہ ملک انگلستان سے چار گنا بڑا ہے۔ نائیجیریا کا ملک ۳ لاکھ ۷۳ ہزار دو سو پچاس مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔ برطانیہ کے زیر دست ممالک میں نائیجیریا سب سے بڑا ہے اور ان ممالک کی آبادی سے نائیجیریا کی ۳۴,۰۰۰,۰۰۰ آبادی تقریباً آدھی بنتی ہے۔ اس اسلامی ملک کے باشندے بے شمار قبائلی گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ ثقافتی رسوم۔ روایات اور زبان کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بڑے مختلف ہیں۔ انا میں ہوصہ اور فلانی قبائل بڑے ہیں اور شمالی علاقے میں آباد ہیں۔ اسی طرح مشرقی اور مغربی علاقوں میں یوربا اور ایبو کے قبائل آباد ہیں۔ لسانی نقطۂ نظر سے بھی یہ قبائل ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اگرچہ نائیجیریا کے ساتھ برطانیہ کے تجارتی مراسم صدیوں پرانے ہیں۔ لیکن برطانوی حکومت کو اس سرزمین کا انتظامی اقتدار سنبھالے بمشکل پچاس سال ہوئے ہیں۔ ابھی ۱۹۱۴ء کی بات ہے کہ برطانیہ کی منفی سی نوآبادی لیگوس جس پر ۱۸۶۱ء میں غلاموں کی تجارت کو روکنے کے لئے قبضہ کیا گیا تھا۔ تجارتی اثرات اور مشنریوں کی آمد آمد کا چرچا ہوا...... تو دونوں علاقوں کی مشترکہ انتظامیہ کی ذمہ داری برطانیہ نے سنبھال لی نائیجیریا کو آزاد قوم بننے میں مدد دینے کا مقصد بتدریج پورا ہوا۔ اس ملک میں نمائندہ پارلیمانی حکومت کا آغاز ۱۸۶۲ء میں منفی لیگوس نوآبادی کی قانون ساز کونسل کے قیام سے ہوا۔ رفتہ رفتہ آئینی نشوونما نمائندہ اداروں تک پھیلتی چلی گئی اہل نائیجیریا حکومتی خدوخال سے زیادہ مانوس ہوتے چلے گئے۔ یہی سیاسی تبدیلیاں ۱۹۴۶ء کے آئین کی محرک بنیں۔ جب ۱۹۵۴ء میں اس آئین کی محرک بنیں۔ جب ۱۹۵۴ء میں اس آئین کا نفاذ ہوا تو ملک میں اہل نائیجیریا کے آئینی۔ حقوق اور اختیارات اور بھی بڑھ گئے۔ ۱۹۵۷ء میں اس آئین پر نظر ثانی کی گئی اور طے پایا کہ مشرقی اور مغربی حصوں کو داخلہ خود مختاری دے دی جائے اور وفاقی حکومت میں وزیر اعظم کا عہدہ بھی قائم کیا جائے۔

جہاں تک نائیجیریا کی سیاسی پارٹیوں کا تعلق ہے۔ یہ اپنے اپنے علاقوں میں خاصی منظم ہیں۔ شمالی علاقے میں شمالی عوامی کانگرس سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے وزیر اعظم اسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

نائیجیریا کی دو سیاسی پارٹیوں متحدہ کانگرس اور ترقی پسند یونین کا شمار حزب مخالف میں ہوتا ہے۔ دسمبر ۱۹۵۶ء کے انتخابات میں این پی سی نے ۸۹ سیٹیں حاصل کی تھیں۔ اور اس کی مد مقابل سیاسی جماعتیں، باقی ۸۰ نشستوں پر قابض ہو گئیں نائیجیریا کے موجودہ وزیر اعظم الحاج ابوبکر شمالی عوامی کانگرس کے لیڈر ہیں۔ نائیجیریا میں "عمل گروپ" بھی زور پکڑ رہا ہے۔ اس نے حال ہی میں اعلان کیا ہے۔ کہ شمالی علاقے کی ہر نشست کے لئے انتخاب لڑے گا۔ اور اپنا اخبار بھی جاری کرے گا۔ انتہائی شمالی علاقے میں یہ گروپ ایک دوسری سیاسی پارٹی کے ساتھ مل کر این۔ پی۔ سی کے خلاف صف آراء ہے اس کے علاوہ بھی اس گروپ نے بعض دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ معاہدات اور گفت و شنید کا ایک سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

نائیجیریا کے عوام اگرچہ سیاسی اعتبار سے خاصے بیدار ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک قبائلی عادات اور آداب کے سختی سے پابند ہیں۔ پورے ملک میں قبائلی سرداروں کا اثر و رسوخ بدستور قائم ہے اور سیاسی جوڑ توڑ کے فیصلے بھی عموماً قبائلی سطح ہی پر ہوتے ہیں۔ ہر قبیلہ رنگوں کے لباس اور چال ڈھال کے لحاظ سے مختلف نظر آتا ہے۔ قبائلی آداب برتنے اور برقرار رکھنے کے باوجود نائیجیریا کے لوگ عموماً مذہبی ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں کی خاصی تعداد بھی یہاں آباد ہے۔ لیکن نائیجیریا کے لوگ عموماً ایک دوسرے کے عقائد میں مداخلت نہیں کرتے۔

قطب جنوبی کا موسم

جنوبی قطبی براعظم کی سطح مرتفع جس کا رقبہ یورپ سے بھی زیادہ ہے۔ غالباً دنیا کا سرد ترین علاقہ ہے۔ لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں تھا۔ کہ سال میں کئی مہینے تک وہاں مکمل تاریکی کے زمانے میں اس کا موسم کیسا رہتا ہے

بین الاقوامی ارضی طبیعاتی سال کے دوران میں اس براعظم پر یا اس سے قریب مشاہدے کے چالیس مرکز قائم کئے گئے۔ اور ان میں جو باتیں معلوم ہوئیں۔ انہیں امریکہ کے بین الاقوامی موسمی مرکز میں مربوط اور مرتب کیا گیا۔ ان مراکز نے جنوبی قطبی براعظم کی ایک ساتھ کے دوران میں ایک فضائی رو کا سراغ لگایا۔ جو ساحل کے کنارے مغرب کی جانب ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی تھی۔

ایک انتہائی حیرت انگیز بات یہ دیکھی گئی کہ جنوبی قطبی براعظم میں ساحل سے کافی فاصلے پر بھی موسم سرما کے وسط یا اس کے بعد تک درجہ حرارت آہستہ آہستہ نہیں کم ہوا۔ اس کے برعکس ابتدائی موسم سرما میں درجہ حرارت اوسطاً ایک کی رفتار سے کم ہوتا رہا۔ لیکن مئی اور جون میں وہ پھر بلند ہو گیا۔ یہ کیفیت شمالی نصف کرہ سے مشابہ تھی۔ جہاں اکتوبر کے مقابلہ میں دسمبر کا مہینہ زیادہ سرد ہوتا ہے۔ یہ اثرات موسم سرما کے آخر تک باقی رہے امریکی دفتر موسمیات کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ہیری ویکسلر کے بیان کے مطابق اس کی وجہ یہ ہے کہ گرم سمندری ہوائیں حرکت کرتی ہوئی براعظم کے عین مرکز تک پہنچ جاتی ہیں یہ صورت حال کہیں موسم سرما کے آخر میں جا کر تبدیل ہوتی ہے۔ جب جنوبی قطبی براعظم کے گرد ایک ہزار میل تک سمندر منجمد ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اگست میں درجہ حرارت اپنی سب سے کم حد تک گر جاتا ہے۔ اس حقیقت کا مشاہدہ روسی سائنسدانوں نے اپنے ووسٹک کے سٹیشن پر بھی کیا ہے یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ بالعموم ایک ہزار فٹ یا اسکے لگ بھگ بلندی تک فضا میں اوپر جانے کے ساتھ ساتھ ہوا گرم ہوتی جاتی ہے۔ اتنے فاصلے میں حرارت کا فرق اسی درجہ تک ہوتا ہے۔ اس سطح کے اوپر یہ عمل الٹ ہو جاتا ہے۔ اور فضائے قائمہ کی ہوا بہت سرد ہو جاتی ہے جہاں درجہ حرارت نفی سے ۱۲۵ کم تھا۔ اس کا مشاہدہ ایک موسمی غبارے کی مدد سے کیا گیا جو قطب جنوبی پر امریکی تجربہ گاہ سے اٹھارہ میل کی بلندی پر اڑایا گیا تھا۔

مرکزی موسمیاتی تجربہ گاہ کے عملے میں اگرچہ اکثریت امریکیوں کی تھی۔ مگر اس میں ارجنٹائنا، آسٹریلیا فرانس اور روس کے سائنسدان بھی شامل ہیں۔ ان کی کوششوں سے معلوم ہوا کہ قطب جنوبی میں موسم کس طرح گردش کرتے ہیں۔ بحیرہ راس پر کافی نیچے سے طوفانی ہوائیں چلتی ہیں۔ اس کے برعکس براعظم کے مرکز میں زیادہ دباؤ کی وجہ سے قریب قریب مستقل طور پر ہوائیں باہر کی طرف پھیلتی ہیں۔ یہ طوفانی ہوا دراصل ایک نظام باد پر مشتمل ہے۔ جس کا مرکز کم دباؤ کے علاقے میں ہوتا ہے اور اس کی وجہ بالعموم درجہ حرارت میں غیر معمولی کمی ہوتی ہے۔ جو ہوا مرکز میں زیادہ دباؤ کی وجہ سے باہر کی طرف پھیلتی ہے۔ اس کا رُخ بالکل مخالف ہوتا ہے اور وہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب مطلع صاف ہو۔

فضائے قائمہ کے وسط میں طوفانی ہوا کا ایک ایسا نظام دیکھا گیا ہے۔ جو قطبی علاقوں میں خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ اور مغربی فضائی رو کے علاقے میں اس کی رفتار ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اکتوبر میں تیزی کے ساتھ فضا گرم ہونے اور دھوپ دوبارہ نکلنے کے باعث مشرقی ہواؤں کا رخ بدل جاتا ہے فضا کے نچلے حصوں میں گرمی پیدا ہونے کا عمل سست پڑ جاتا ہے۔ بین الاقوامی ارضی طبیعی سال کے مشاہدات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ قطب شمالی کی فضا میں بھی سردی اور گرمی کی ہواؤں کا رخ ایک دوسرے کے برعکس ہوتا ہے۔ قطب جنوبی میں ولکس لینڈ کے اندرونی علاقے میں اگرچہ زمین کا سب سے کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا ہے۔ لیکن ولکس کے تجرباتی مرکز میں جو ساحل پر قائم کیا گیا تھا۔ سمندر کے اثر سے آب و ہوا میں اعتدال پیدا ہو گیا۔ اور وہاں کا موسم نیز اسکا سے بھی زیادہ گرم تھا

درخواست دعا

میرے بچے عزیزان رفیق احمد، شفیق احمد عرصہ سے بعارضہ ہیچش شدید بیمار ہیں باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے صحت و درازی عمر کی دعا کی درخواست ہے

(ملک منیر احمد خوشنویس ربوہ)

چنیوٹ کے عظیم الشان پبلک جلسہ سے صدر مملکت کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہوگا اور کامیابی ہمارے قدم چومیگی۔ آپ کا یہ انتہائی اہم اور پُر اثر خطاب نصف گھنٹے سے کچھ زائد عرصہ تک جاری رہا۔ جس کے دوران میں فضا بار بار پُرجوش تالیوں اور نعروں سے گونج اُٹھتی تھی۔ اور تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد لوگ بے ساختہ انداز میں فیلڈ مارشل محمد ایوب زندہ باد، پاکستان زندہ باد، بنیادی جمہوریتیں زندہ باد کے نعرے بلند کر کرکے اپنے جوش اور خلوص و عقیدت کا اظہار کرتے جاتے تھے۔

جلسے میں صدر مملکت کی تقریر سننے کے لئے اور گرد کے علاقے کے لوگ ہزاروں ہزار کی تعداد میں آئے ہوئے تھے چنیوٹ کے حکام کی دعوت پر علاقے کے دیگر معززین کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ، صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج، صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال، مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان، میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی، سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ، نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دیگر ناظر و وکلاء حضرات اور تعلیم الاسلام کالج کے بعض ممبران اسٹاف نے بھی ربوہ سے چنیوٹ پہنچ کر اس عظیم الشان جلسے میں شرکت کی علاوہ ازیں دیگر اہل ربوہ بھی بہت بھاری تعداد میں اپنے طور پر ربوہ سے چنیوٹ پہنچ کر جلسے میں شریک ہوئے کیونکہ اس روز ربوہ کے تعلیمی اداروں اور دفاتر میں تعطیل کر دی گئی تھی۔ تاکہ لوگ صدر مملکت کی تقریر سن سکیں

چنیوٹ میں اجتماع سے خطاب فرمانے کے بعد فیلڈ مارشل، محمد ایوب خان ایک بجے دوپہر کے قریب "پاک جمہوریہ" نامی سپیشل ٹرین میں چک جھمرہ کے راستے شیخوپورہ روانہ ہوگئے۔

ربوہ کی مصنوعات کے نمائشی سٹال کا معائنہ

(بقیہ صد اوّل)

بالخصوص عطریات اور شائنو بوٹ پالش کی پیکنگ کو کھول کر انہیں ملاحظہ فرمایا۔ اور ان کی تیاری وغیرہ کے سلسلے میں متعدد سوالات دریافت کئے۔ آپ کے دریافت فرمانے پر سٹال کے انچارج صاحب نے بتایا کہ شائنو بوٹ پالش اور جملہ انگریزی ادویہ کے فارمولے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں تجربات کے بعد تیار کئے گئے ہیں۔ یہ معلوم کر کے صدر مملکت اور بھی خوش ہوئے کہ اس انسٹی ٹیوٹ میں جو ریسرچ سکالر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اسلام اور ملک و ملت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں، صدر مملکت نے اس امر پر خوشنودی اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ ایسے دور افتادہ علاقے اور چھوٹی سی جگہ میں باقاعدہ سائنٹفک ریسرچ کے ذریعے مقامی طور پر صنعتوں کو فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا ان صنعتوں کے لئے ترقی کا بڑا میدان ہے۔ آپ اپنی صنعتوں کو اور زیادہ وسعت دیں اور انہیں اور زیادہ مقبول بنائیں۔

آخر میں ملک منور احمد صاحب نے ربوہ کی جملہ مصنوعات کا ایک ایک نمونہ نہایت خوشنما پیکنگ میں بطور تحفہ صدر مملکت کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ نے ازراہ تلطف قبول فرمایا۔

میٹرک کے بعد اعلیٰ تعلیم کیلئے امتحان

گجرات ۲۱ دسمبر ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل صدر پاکستان نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ میٹرک کے بعد جو طلباء اعلےٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں ان کا باقاعدہ امتحان لے کر انہیں کالجوں میں داخل کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا ہمارے وسائل محدود ہیں اور مشکل یہ ہے کہ ان محدود وسائل سے بھی پوری طرح کام نہیں لیا جاتا۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ اعلےٰ تعلیمی درسگاہوں میں جہاں صرف مستحق طلباء کو داخل ہونا چاہیئے ہر قسم کے طالبعلم جمع ہو جاتے ہیں۔

بعدالت جناب محمد عبد الحکیم صاحب بی اے ایل ایل بی

ڈپٹی کسٹوڈین جائیداد متروکہ سرگودھا

مابلہ۔ لالہ وچند پسران جہانہ اقوام ماچھی سکنائے بھکی کھوکھران تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا سائلان

بنام بھگوان ولد ہیرا۔ نہال چند ولد گنڈا سنگھ۔ کرم چند ولد مائی حال ہندوستان تارک الوطن مسئول علیہم

بنام بھگوان ولد ہیرا۔ نہال چند ولد گنڈا سنگھ۔ کرم چند ولد مائی حال ہندوستان تارکین وطن۔

مقدمہ عنوان بالا میں ... تاریخ پیشی مقرر ہوئی ہے۔ جس میں بھگوان ولد ہیرا۔ نہال چند ولد گنڈا سنگھ۔ کرم چند ولد مائی غیر مسلم مسئول علیہم کا حاضر ہونا ضروری ہے چونکہ غیر مسلم مسئول علیہم مذکورہ بالا ترک وطن کر چکے ہیں۔ لہذا اشتہار ہذا اجاری کیا جاتا ہے کہ غیر مسلم مذکورہ بالا تاریخ مقررہ پر بوقت ۹ بجے دن اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم پیروی یکطرفہ کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت